© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

قاری محی الاسلام عثمانی☆
ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی☆☆

قراء عشرہ اور اُن کے رواۃ کا مختصر تعارف

زیر نظر مضمون پانی پت کے سلسلۂ قراءات کے بانی مبانی شیخ المشائخ مولانا قاری محی الاسلام عثمانی رحمہ اللہ کی تصنیفِ قیم 'شرح سبعہ قراءات' کے مقدمہ سے اور جناب ڈاکٹر قاری محمد الیاس الاعظمی حفظہ اللہ کی کتاب 'تذکرۃ القراء' سے اخذ شدہ ہے۔ مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کے رکن قاری محمد مصطفیٰ راسخ حفظہ اللہ نے جہاں ان دونوں کتب کو اَساس بناتے ہوئے یہ مضمون ترتیب دیا ہے، وہیں رجال قراءات کی معروف کتب، مثلا معرفۃ القراء الکبار از امام ذہبی رحمہ اللہ اور طبقات القرّاء از امام ابن جزری رحمہ اللہ وغیرہ کی روشنی میں دیگر بعض ضروری معلومات کا یوں اضافہ کردیا ہے کہ قراء عشرہ کے حالات پر ایک مختصر مگر جامع تحریر وجود میں آگئی ہے۔ [ادارہ]

اس وقت اُمت کے پاس دس قراءاتِ متواترہ باقی ہیں۔ان میں سے سات بہت زیادہ مشہور ہیں اور تین نسبتاً ان سے ذرا کم مشہور ہیں۔ علامہ دانی رحمہ اللہ اور دیگر علماء قراءات نے ان اَئمہ کے رواۃ میں سے دو دو راویوں کی روایات بیان کی ہیں اور اس وقت سے یہی رواج ہے کہ ہر امام سے دو دو روایتیں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ان دس اَئمہ قراءات اور ان کے دو دو راویوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔ تفصیلات جاننے کے لئے کتب قراءات کی مفصل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

[اِمام نافع مدنی رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کا پورا نام ''ابو رویم نافع بن عبدالرحمن بن ابی نعیم اللیثی'' ہے۔ آپ رحمہ اللہ کی کنیت کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے 'ابوالحسن' جبکہ بعض نے 'ابوعبدالرحمن' بتلائی ہے۔

پیدائش: امام نافع رحمہ اللہ ۷۰ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے، آپ کے آباء واجداد اصفہان کے رہنے والے تھے۔

مقام ومرتبہ: امام نافع رحمہ اللہ قراء سبعہ میں سے ایک ہیں۔ آپ رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں قراءت کے امام تھے۔ آپ نے متعدد تابعین سے علم قراءت پڑھا اور اپنی زندگی کے تقریباً ۷۰ سال تک علم قراءت پڑھاتے رہے۔ امام نافع رحمہ اللہ زہد وتقویٰ اور جود وسخا میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آپ ۶۰ سال تک مسجد نبوی میں نماز پڑھاتے رہے۔ امام نافع رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: آپ کا چہرہ انتہائی روشن اور اخلاق اتنا بلند کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ایسا کیوں

☆ پاکستان میں علم قراءات کے پانی پتی سلسلہ کے بانی مبانی استاد
☆☆ سابق متعلّم جامعۃ الرشاد، اعظم گڑھ، بھارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

نہ ہوتا، کیونکہ نبی کریمﷺ نے خواب میں میرے ساتھ مصافحہ کیا ہے، اور میں نے آپﷺ کو قرآن سنایا ہے۔‘‘

امام نافع رحمہ اللہ جب گفتگو کرتے تھے تو ان کے منہ سے کستوری کی خوشبو پھوٹتی تھی، ان سے لوگوں نے پوچھا: کیا آپ نے کستوری لگائی ہوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! خواب میں میری نبی کریمﷺ کے ساتھ ملاقات ہوئی اور انہوں نے میرے منہ میں کچھ پڑھا۔ اس دن سے لے کر آج تک میں اپنے منہ میں یہ خوشبو محسوس کرتا ہوں۔

[معرفۃ القراء:۱/۱۰۸]

عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (احمد بن حنبل رحمہ اللہ) سے پوچھا: «أي القراءة أحب إليك» آپ کو کون سی قراءت زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: «قراءة أهل المدينة» اہل مدینہ کی قراءت! میں نے کہا: اگر یہ نہ ہو تو؟ انہوں نے فرمایا: امام عاصم رحمہ اللہ کی قراءۃ۔ سعید بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: «قراءة أهل المدينة سنة» ’’اہل مدینہ کی قراءۃ سنت ہے۔‘‘ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کی مراد امام نافع رحمہ اللہ کی قراءۃ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

اَساتذہ: امام نافع رحمہ اللہ نے تقریباً ۷۰ تابعین عظام سے علم قراءت پڑھا جن میں ابوجعفر، شیبہ بن نصاح، یزید بن رومان، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، اور عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج رحمہم اللہ جیسے مشہور تابعی بھی شامل ہیں۔

[افادات از ڈاکٹر قاری محمد الیاس، شیخ القراء قاری محمد محی الاسلام عثمانی]

تلامذہ: امام نافع رحمہ اللہ سے مدینہ، شام، مصر اور دیگر ممالک کے متعدد شاگردوں نے کسب فیض کیا جن کو شمار کرنا ممکن نہیں ہے۔ ان کے تلامذہ میں امام مالک رحمہ اللہ، امام لیث بن سعد رحمہ اللہ جیسے مشہور ائمہ بھی شامل ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے ابوعمرو بن العلاء، المسیبی، عیسیٰ بن وردان، سلیمان بن مسلم بن جماز اور جعفر کے بیٹے اسماعیل اور یعقوب قابل ذکر ہیں۔ امام نافع رحمہ اللہ کے مشہور ترین شاگرد قالون اور ورش ہیں، جن کا تذکرہ آگے آئے گا۔

وفات: امام نافع رحمہ اللہ ۱۶۹ھ میں تقریباً ۹۹ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ وفات کے وقت بیٹوں نے کہا کہ ہمیں کوئی وصیت کر دیں تو انہوں نے فرمایا: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [الانفال:۱] ’’اللہ سے ڈرو، آپس میں صلح سے رہو اور اگر مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسولﷺ کی اطاعت کرتے رہو۔‘‘

[اِمام قالون رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ رحمہ اللہ کا پورا نام ’’عیسیٰ بن مینا بن وردان بن عیسیٰ بن عبدالصمد بن عمر بن عبداللہ الزرقی‘‘ ہے۔ آپ کی کنیت ’ابوموسیٰ‘ اور لقب ’قالون‘ ہے۔ رومی زبان میں قالون ’عمدگی‘ کو کہتے ہیں۔ آپ کی عمدہ قراءت کی وجہ سے امام نافع رحمہ اللہ نے انہیں ’قالون‘ کے لقب سے نوازا۔

پیدائش: امام قالون رحمہ اللہ ہشام بن عبدالملک رحمہ اللہ کے زمانہ میں ۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے۔

مقام ومرتبہ: قالون رحمہ اللہ امام نافع رحمہ اللہ کے مشہور ترین شاگرد ہیں۔ ان سے تلامذہ کے جم غفیر نے علم قراءت سیکھا۔ آپ رحمہ اللہ مدینہ منورہ کے گردونواح میں قراءت کے امام تھے۔ قالون نے امام نافع رحمہ اللہ سے بیس سال تک علم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

قراءت حاصل کیا۔ امام نافع رحمہ اللہ نے ایک موقع پر ان سے کہا: ''آپ کب تک میرے پاس بیٹھے پڑھتے رہیں گے۔ اب آپ پڑھانا شروع کردیں۔'' قالون رحمہ اللہ نے امام نافع سے قراءت نافع اور قراءت ابوجعفر دونوں پڑھی ہیں۔

ابومحمد البغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قالون رحمہ اللہ کانوں سے بہرے تھے اور کوئی بات سن نہیں سکتے تھے، لیکن جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو انہیں سنائی دینے لگتا تھا اور پڑھاتے وقت ہونٹوں کی حرکت سے تلامذہ کی غلطی کو سمجھ جاتے تھے۔'' [غایة النهایة:۶۱۶/۱]

تلامذہ: امام قالون رحمہ اللہ سے بے شمار تلامذہ نے کسب فیض کیا، جن کو امام جزری رحمہ اللہ نے طبقات القراء میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

وفات: امام قالون رحمہ اللہ خلیفہ مامون کے زمانہ میں ۲۲۰ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

[اِمام ورش رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کا پورا نام ''عثمان بن سعید بن عبداللہ بن عمرو بن سلیمان بن ابراہیم'' ہے۔ آپ کی کنیت 'ابوسعید' اور لقب، 'ورش' ہے۔ 'ورش' دودھ سے بنی ہوئی کسی شے کا نام ہے۔ آپ کے دودھ جیسے سفید رنگ کی وجہ سے امام نافع رحمہ اللہ نے انہیں ورش کے لقب سے نوازا۔ ورش، اصل میں ورشان تھا۔ امام نافع رحمہ اللہ "هات يا ورشان، أين الورشان، اقرأ يا ورشان" کہا کرتے تھے، لیکن بعد میں ترمیم کرتے ہوئے اسے ورش بنا دیا گیا۔

آپ کو یہ لقب اتنا پسند تھا کہ انہوں نے اپنے نام کا حصہ بنا لیا، حتیٰ کہ وہ اسی نام سے معروف ہوگئے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ یہ لقب مجھے انتہائی پسندیدہ ہے، کیونکہ میرے استاد نے مجھے یہ عطا فرمایا ہے۔

پیدائش: امام ورش رحمہ اللہ مصر کے ایک شہر 'قفط' میں ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباؤ اجداد قیروان کے رہنے والے تھے۔

مقام ومرتبہ: ورش رحمہ اللہ دیار مصر میں قراءت کے امام تھے اور انتہائی خوبصورت آواز کے مالک تھے۔ انہوں نے ۱۵۵ھ میں مدینہ منورہ آکر امام نافع رحمہ اللہ سے چار مرتبہ مختلف وجوہ میں قرآن مجید پڑھا۔ امام ورش اپنی زبانی بتلاتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو دیکھا کہ کثرت طلباء کی وجہ سے کوئی شخص امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور اگر کسی خوش نصیب کو موقع ملتا ہے تو وہ بھی تیس آیات سے زیادہ نہیں۔ میں بعض بزرگوں کو سفارش کے لئے آپ کی خدمت میں لے گیا انہوں نے امام نافع رحمہ اللہ سے کہا: ''یہ مصر سے آپ کے پاس پڑھنے کے لئے آیا ہے حاجی اور تاجر نہیں ہے۔'' امام رحمہ اللہ نے فرمایا: ''آپ دیکھتے ہیں کہ انصار ومہاجرین کی اولاد کی تعلیم کی وجہ سے میں کتنا عدیم الفرصت ہوں۔'' جب زیادہ اصرار کیا تو رات کو مسجد نبوی میں رہنے کی تلقین کی۔ نماز فجر سے قبل جب آپ مسجد میں آئے تو پوچھا: ''وہ مصری کہاں ہے؟'' اور مجھے پڑھنے کا حکم دیا جب میں تیس آیات پڑھ چکا تو خاموش ہو جانے کا اشارہ فرمایا۔ حلقۂ طلباء میں سے ایک نوجوان نے کہا: اے معلم خیر شیخ ہم آپ کے ساتھ مدینہ میں رہتے ہیں اور یہ ہجرت کر کے آپ کے پاس آیا ہے لہٰذا میں اپنے وقت میں سے دس آیات کے بقدر اس کو ہبہ کرتا ہوں۔ پھر ایک اور شخص نے دس آیتوں کا وقت ہبہ کیا جس پر مجھے امام نے بیس آیتیں اور پڑھنے کی اجازت دی۔ اور جب سب فارغ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

ہو گئے تو میں نے پچاس آیات اور پڑھیں۔اور اس طرح مکمل قرآن مجید پڑھ لیا۔[شرح سبعہ قراء ت:۸۰،۱۸]

وہ عربی زبان کے ماہر اور مسحور کن تلاوت کرنے والے تھے۔سیدنا ورش رحمہ اللہ نے امام نافع رحمہ اللہ کے پاس جا کر علم قراءت پڑھنے سے پہلے بھی مصری مشائخ سے علم قراءت پڑھا تھا۔[معرفۃ القراء:۱۵۳/۱]

تلامذہ: امام ورش رحمہ اللہ سے بے شمار تلامذہ نے کسب فیض کیا جن میں سے ازرق رحمہ اللہ اور اصبہانی رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔ان دونوں نے ورش رحمہ اللہ کے طریق کو آگے جاری کیا ہے۔

وفات: امام ورش رحمہ اللہ نے خلیفہ مامون کے عہد خلافت میں ۸۷ سال کی عمر میں ۱۹۷ھ کو وفات پائی۔

[امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کا پورا نام ''ابومعبد عبداللہ بن کثیر بن عمرو بن عبداللہ بن زاذان بن فیروز بن ہرمز الداری المکی'' ہے۔امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کو داری کہنے کی کئی وجوہ ہیں، امام اصمعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''داری اس شخص کو کہتے ہیں جو کسب معاش سے بے نیاز ہو'' بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دارین کی طرف نسبت ہے، دارین بحرین کے ایک گاؤں کا نام ہے، جہاں خوشبو کی پیداوار ہوتی ہے۔

پیدائش: امام ابن کثیر رحمہ اللہ مکہ معظمہ میں ۴۵ھ میں امیر معاویہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔اصلاً فارسی النسل تھے۔

مقام ومرتبہ: امام ابن کثیر رحمہ اللہ قراء سبعہ میں سے ایک ہیں۔ابن مجاہد فرماتے ہیں کہ ''امام ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی وفات تک مکہ میں قراءت کے امام رہے، امام ابن کثیر رحمہ اللہ علم قراءت کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث اور لغت عربیہ کے بھی ماہر تھے۔

جریر بن حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''قرآن میں افصح الناس تھے۔امام ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مکہ کی قراءت آپ پر منتہی ہوتی ہے اور وہاں کے اکثر قراء آپ کے پیروکار تھے۔امام ابوعمرو فرماتے ہیں: عربیت میں مجاہد سے اعلم تھے۔آپ جسیم، طویل القامت، صاحب وقار وسکینت اور ضخیم اللحیۃ تھے، داڑھی مبارک کو حنا سے رنگین رکھتے تھے۔''[شرح سبعہ قراء ت:۸۲/۱،۸۳]

آپ کچھ عرصہ تک مکہ معظّمہ میں عہدۂ قضا پر بھی فائز رہے۔آپ کو سیدنا ابوایوب انصاری، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا عبداللہ بن السائب مخزومی اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم جیسے عظیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صحبت کا بھی شرف حاصل ہے۔امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مکہ میں ابن کثیر اور حمید بن قیس الاعرج سے بہتر کوئی قاری نہ تھا۔''[تہذیب:۳۶۸/۵]

اَساتذہ: امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے ابوالسائب عبداللہ بن السائب جیسے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمیت متعدد تابعین عظام سے علم قراءت پڑھا ہے۔جن میں امام عکرمہ مولی ابن عباس، ابوالزبیر، مجاہد ابن جبیر رحمہم اللہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ: امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کے شاگردوں کی تعداد لامحدود ہے۔جن میں سے بعض جلیل القدر علماء اور فقہاء بھی ہیں۔ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں: اسماعیل بن عبداللہ القسط، اسماعیل بن مسلم، حماد بن سلمہ، خلیل بن احمد، سلیمان بن مغیرہ، عبدالملک بن جریج، سفیان بن عیینہ اور ابوعمرو بن العلاء، امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی قراءت مکی نقل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

کی ہے اور فرمایا ہے: ''امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کی قراءت ہی ہماری قراءت ہے اور میں نے اہل مکہ کو یہی قراءت پڑھتے ہوئے پایا ہے۔

وفات: امام ابن کثیر رحمہ اللہ ۱۲۰ھ میں ہشام بن عبدالملک کے عہد میں ۷۵ برس کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔انہیں مکہ میں ہی دفن کر دیا گیا اور ان کے جنازہ میں امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے بھی شرکت کی۔

[اِمام بزی رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کا پورا نام ''احمد بن محمد بن عبداللہ بن القاسم بن نافع بن ابی بزۃ بشار'' ہے۔آپ رحمہ اللہ اصلاً فارسی النسل تھے۔آپ کی کنیت 'ابوالحسن' ہے۔آپ السائب بن ابوالسائب المخزومی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

پیدائش: امام بزی رحمہ اللہ ۱۷۰ھ میں مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور اپنی وفات تک مکہ میں قراءت کے امام رہے۔

مقام ومرتبہ: امام بزی رحمہ اللہ امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کے پہلے راوی ہیں آپ مکہ میں قراءت کے امام تھے۔امام بزی رحمہ اللہ ۴۰ سال تک مسجد حرام کے مؤذن اور امام رہے۔امام بزی رحمہ اللہ سے متعدد تلامذہ نے کسب فیض کیا جن کا شمار ممکن نہیں ہے۔

اَساتذہ: امام بزی رحمہ اللہ نے متعدد اَساتذہ سے علم حاصل کیا۔جن میں سے ابوالقاسم عکرمہ ابن سلیمان، ابوالاخریط وہب بن واضح مکی اور عبداللہ بن زیاد بن عبداللہ بن یسار مکی رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔

وفات: امام بزی رحمہ اللہ ۲۵۰ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں مکہ مکرمہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

[اِمام قنبل رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کا پورا نام ''محمد بن عبدالرحمٰن بن خالد بن محمد بن سعید المخزومی المکی'' ہے، آپ کی کنیت 'ابوالحسن' اور لقب 'قنبل' ہے۔آپ کے لقب 'قُنبل رحمہ اللہ' کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ آپ قنابلہ نامی قبیلہ میں پیدا ہوئے جس کی وجہ سے ان کا لقب قُنبل پڑ گیا اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کسی مرض کے علاج کے لیے آپ قنبل نامی دوا کھاتے تھے۔اس وجہ سے انہیں قنبل کہا جانے لگا۔امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ میں آپ کا گھرانہ آج تک قنابلہ کے نام سے مشہور ہے۔[شرح سبعہ قراءت:۱/۸۴]

پیدائش: امام قنبل رحمہ اللہ ۱۹۵ھ میں مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔

مقام ومرتبہ: امام قنبل رحمہ اللہ امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کے دوسرے مشہور راوی ہیں اور دیارِ حجاز میں قراءت کے امام تھے۔امام قنبل کچھ عرصہ محکمہ پولیس میں بھی رہے۔

وفات: امام قنبل رحمہ اللہ نے ۲۹۱ھ میں ۹۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔

[اِمام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کا پورا نام 'زبان بن العلاء بن عمار بن العریان بن عبداللہ بن الحسین بن الحارث بن جلہمۃ''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

ہے۔آپ کی کنیت 'ابوعمرؒ' ہے۔

پیدائش: امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ ۶۸ یا ۷۰ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں پرورش پائی۔

مقام ومرتبہ: آپ قراءت کے تیسرے بڑے امام ہیں۔آپ کے اساتذہ کی تعداد قراء سبعہ میں سے سب سے زیادہ ہے۔آپ کی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سمیت متعدد صحابہ سے ملاقات ثابت ہے۔ اسی لیے ان کو تابعین میں شمار کیا جاتا ہے۔امام ابوعمرو بصری باوقار اور بارُعب شخصیت کے مالک تھے۔مشہور عرب شاعر فرزدق نے اپنے اشعار میں ان کی مدح کی ہے۔آپ صادق، امین ثقہ اور متدین آدمی تھے۔ اصمعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں دیکھا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ البدایہ والنہایۃ میں لکھتے ہیں کہ امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ اپنے زمانہ میں علم قراءت نحو اور فقہ کے امام تھے۔ ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ کی لکھی گئی کاپیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ان کا گھر چھت تک بھرا ہوا تھا۔آخر عمر میں انہوں نے ان سب کو جلا دیا اور عبادت میں مصروف ہوگئے اور ہر تین دن کے اندر مکمل قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ شیخ حسن بصری رحمہ اللہ نے جب ان کے درس میں طلبہ کا ہجوم دیکھا تو فرمایا: لا الہ الا اللہ، کیا علماء ارباب بن گئے ہیں؟ جس عزت کی بنیاد علم پر نہ ہو اس کا انجام ذلت ہے۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر قراءت مختلط ہوگئی ہے، میں کس کی قراءۃ پڑھوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابوعمرو بصری کی قراءت پڑھا کرو۔'' [غایة النهایة:۱/۱۹۰]

اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں نے آپ سے ہزار مسئلے پوچھے آپ نے ہر مسئلہ کا جدا جدا جواب دیا اور ہر مسئلہ پر شعراء جاہلیت کے کلام سے شواہد پیش کیے۔ [شرح سبعہ قراءات:۱/۸۵]

اَساتذہ: آپ کے اَساتذہ کی تعداد لامحدود ہے۔قراء سبعہ میں سب سے زیادہ اَساتذہ انہی کے ہیں۔آپ نے مکہ، مدینہ، کوفہ اور بصرہ کے اجلہ تابعین سے کسب فیض کیا۔ ان میں سے حسن بن ابوالحسن بصری رحمہ اللہ، حمید بن قیس الاعرج رحمہ اللہ، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ، عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ، عبداللہ بن کثیر مکی رحمہ اللہ، عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ، مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ اور یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ: امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ مدینہ، کوفہ اور بصرہ وغیرہ میں جہاں بھی رہے علم کی نشرواشاعت میں مسلسل مصروف رہے۔آپ کے تلامذہ کی تعداد کو شمار کرنا ممکن نہیں ہے۔آپ کے دو مشہور ترین تلامذہ امام دوری اور امام سوسی ہیں، جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

وفات: امام ابوعمرو رحمہ اللہ نے ۱۵۴ھ میں عباسی خلیفہ منصور کے زمانہ میں ۸۶ برس کی عمر میں کوفہ میں وفات پائی۔

[امام دوری رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کا پورا نام ''حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن صہبان بن عدی بن صہبان الدوری الازدی'' ہے، آپ کی کنیت 'ابوعمر' ہے۔بغداد کے مشرق میں واقع محلّہ 'دور' میں پیدا ہوئے، اسی لیے انہیں 'دوری' کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

پیدائش: امام ابوعمر دوری رحمہ اللہ بغداد کے مشرقی محلّہ 'دوز' میں ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔

مقام ومرتبہ: امام دوری رحمہ اللہ دو اماموں، امام ابوعمرو بصری اور امام کسائی کے راوی ہیں۔ امام دوری رحمہ اللہ پہلے امام ہیں جنہوں نے قراءات کو جمع کیا اور اس موضوع پر کتاب لکھی۔ امام اھوازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام دوری رحمہ اللہ قراءت کے امام تھے۔ انہوں نے قراءت کی تمام متواتر و شاذ وجوہ کو پڑھا تھا۔ امام دوریؒ علم قراءت کی مہارت کے ساتھ ساتھ علم حدیث میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ''میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ان سے اَحادیث لکھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

امام دوری رحمہ اللہ کچھ عرصہ تک یزید بن منصور خالی مہدی عباسی کے لڑکوں کے اَتالیق رہے۔ پھر خلیفہ ہارون الرشید نے مامون کی اتالیقی پر مقرر کر دیا۔ آپ رحمہ اللہ قراءت، حدیث اور نحو ولغت میں ماہر، شاعر اور صاحبِ تصنیف عالم تھے۔ [شرح سبعہ قراءت :۱/۸۵]

اَساتذہ: امام دوری رحمہ اللہ نے متعدد اساتذہ سے کسب فیض کیا، ان میں سے اسماعیل بن جعفر المدنی رحمہ اللہ، علی بن حمزہ کسائی رحمہ اللہ، ابن عیینہ رحمہ اللہ، امام وکیع رحمہ اللہ اور ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ: امام دوری کثیر التلامذہ تھے، جن کو احاطہ تحریر میں لانا محال ہے، ان میں سے احمد بن حرب المطوعی رحمہ اللہ، احمد بن فرج رحمہ اللہ اور ابوبکر بن ابوالدنیا رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔

تصانیف: امام دوری رحمہ اللہ نے درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف میں بھی حصہ لیا اور علم قراءت پر سب سے پہلے انہوں نے ہی قلم اٹھایا۔ ان کی چند کتب یہ ہیں:

- مااتفقت ألفاظه و معانيه من القرآن
- أحكام القرآن والسنن
- فضائل القرآن
- أجزاء القرآن

وفات: امام دوری رحمہ اللہ نے طویل عمر پائی۔ آخر عمر میں آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ انہوں نے ۹۶ سال کی عمر میں ۲۴۶ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

[اِمام سوسی رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوشعیب' اور نام ''صالح بن زیاد بن عبداللہ بن اسماعیل بن ابراہیم بن جارود سوسی'' ہے۔ امام سوسی اھواز کے قریب ایک شہر سوس میں پیدا ہوئے۔ اسی مناسبت سے انہیں سوسی کہا جاتا ہے۔

پیدائش: امام سوسی رحمہ اللہ کے خاندانی حالات مفقود ہیں۔ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے صرف ان کے ایک بھائی عبدالواحد کا نام لکھا ہے۔ اس لیے آپ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہوسکی۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ امام سوسی رحمہ اللہ نے ۲۶۱ھ میں بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔ اس لحاظ سے اگر تاریخ ولادت کا تعین کیا جائے تو وہ ۱۷۱ھ بنتی ہے۔

مقام ومرتبہ: امام سوسی رحمہ اللہ، امام ابوعمرو بصری کے دوسرے راوی ہیں۔ آپ اپنے زمانہ میں قراءت کے امام تھے۔ امام سوسی رحمہ اللہ علم قراءت کے ساتھ ساتھ علم حدیث کی تعلیم وتعلم میں بھی مشغول رہا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

وفات: امام سوسی رحمہ اللہ نے ۲۶۱ھ میں موضع 'رقہ' میں وفات پائی۔

[اِمام ابن عامر شامی رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوعمران' اور نام ''عبداللہ بن عامر بن یزید بن تمیم بن ربیعہ بن عامر الیحصبی'' ہے۔

پیدائش: امام ابن عامر رحمہ اللہ ۲۱ھ میں پیدا ہوئے۔بعض نے ان کی تاریخ ولادت ۸ھ بتلائی ہے۔

خالد بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابن عامر شامی کو کہتے ہوئے سنا کہ میری ولادت ۸ھ میں بلقاء کے مقام پر ہوئی جب میں دو سال کا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ یہ فتح دمشق کے پہلے کا واقعہ ہے جب میں دمشق گیا تو دمشق فتح ہو چکا تھا۔اس وقت میری عمر ۹ سال تھی۔ [غاية النهاية:۱/۴۲۵]

مقام ومرتبہ: امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ تابعی اور شام میں قراءت کے امام تھے انہوں نے امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور سے پہلے اور بعد میں کئی سالوں تک جامع مسجد دمشق میں امامت کروائی۔عمر بن عبدالعزیز بھی انہی کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے وہ کچھ عرصہ منصبِ قضا پر بھی فائز رہے۔ان کی قراءت کو تلقی بالقبول حاصل ہے۔ان کا متعدد صحابہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔جن میں معاویہ بن سفیان،نعمان بن بشیر، واثلہ بن اسقع اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔امام ابن عامر رحمہ اللہ علم قراءت کے ساتھ ساتھ حدیث میں بھی ثقہ تھے۔

امام اہوازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ابن عامر شامی رحمہ اللہ عالم، ثقہ، متقن، حافظ اور لوگوں کے امام تھے۔امام ابن مجاہد رحمہ اللہ نے آپ کو قراء سبعہ میں سے چوتھے مرتبے پر بیان کیا ہے،لیکن واقعہ یہ ہے کہ قراء سبعہ میں سے آپ کبار تابعین میں سے اور باعتبار زمانہ اور بلحاظ شیوخ،سب سے مقدم ہیں۔'' [شرح سبعه قراءات:۱/۸۷]

اَساتذہ: امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام رحمہم اللہ کی ایک مقدس جماعت سے قرآن وحدیث کی تحصیل کی۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابن عامر نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھا۔مگر یحییٰ بن حارث زماری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عامر نے عثمان رضی اللہ عنہ سے باقاعدہ پڑھا نہیں تھا بلکہ انکی قراءت کو نماز میں سنا تھا۔

تلامذہ: امام ابن عامر رحمہ اللہ سے متعدد تلامذہ نے علم قراءت پڑھا۔ان میں سے اسماعیل بن عبداللہ بن ابوالمہاجر، ابوعبداللہ مسلم بن مشکم،عبدالرحمٰن بن عامر، ربیعہ بن یزید اور یحییٰ بن حارف زماری رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔امام ابن عامر رحمہ اللہ کے دو مشہور ترین شاگرد اور راوی ہشام اور ابن ذکوان ہیں۔جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

وفات: امام ابن شامی رحمہ اللہ نے ۱۱۸ھ میں ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں دمشق میں وفات پائی۔

[امام ہشام رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوالولید' اور نام ''ہشام بن عمار بن نصیر بن میسرۃ السلمی الدمشقی'' ہے۔

پیدائش: ان کی ولادت ۱۵۳ھ میں منصور کے زمانہ میں دمشق میں ہوئی۔

مقام ومرتبہ: امام ہشام رحمہ اللہ دمشق میں اپنے زمانہ میں قراءت کے امام تھے۔امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام ہشام دمشق کے خطیب،قاری، فقیہ اور محدث تھے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہشام ذہانت، فصاحت، فن روایت علم اور درایت میں مشہور تھے۔خود امام ہشام رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سات چیزوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

درخواست کی تھی جن میں سے چھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کردی ہیں اور ساتویں کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ پوری ہوئی ہے یا نہیں۔

جو چیزیں اللہ نے مجھے عطا کی ہیں، وہ یہ ہیں:

① حج کی سعادت نصیب ہو۔
② تقریباً سو سال تک حیات میسر آئے۔
③ احادیث نبویہ کا مصداق بنایا جاؤں۔
④ دمشق کے منبر پر خطبہ دوں۔
⑤ ایک ہزار دینار رزق مرحمت ہو۔
⑥ اور لوگ میرے پاس طلب علم کے لیے حاضر ہوں۔

امام ہشام کی یہ تمام تمنائیں پوری ہوئیں اور ساتویں چیز میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگی تھی کہ وہ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے۔ [معرفة القراء: ۱/۱۹۷]

تلامذہ: امام ہشام سے بہت سے لوگوں نے علم قراءت کی تحصیل وتکمیل کی، چند تلامذہ کے نام یہ ہیں: ابوعبید قاسم ابن سلام، احمد بن یزید الحلوانی، ہارون بن موسیٰ الاخفش، ابوعلی اسماعیل بن الحویرث، احمد بن محمد بن ماموبہ رحمہم اللہ وغیرہ۔

وفات: امام ہشام رحمہ اللہ نے ۲۴۵ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

[امام ابن ذکوان رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت ''ابومحمد یا ابوعمرو'' اور نام ''عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان القرشی الدمشقی'' ہے۔ آپ عربی النسل تھے۔

پیدائش: امام ابن ذکوان رحمہ اللہ ۱۰ محرم ۱۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔

مقام ومرتبہ: امام ابن ذکوان رحمہ اللہ جامع مسجد دمشق کے امام تھے اور اپنے شیخ ہشام کی وفات کے بعد شام میں قراءت کے امام تھے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام ابن ذکوان ہشام سے بڑے قاری تھے اور ہشام ابن ذکوان سے بڑے عالم تھے۔ امام ابن ذکوان کا شمار طبقہ محدثین میں بھی ہوتا ہے۔ ولید بن عقبہ فرماتے ہیں کہ پورے عراق میں ابن ذکوان سے بڑا کوئی قاری نہیں تھا۔

اَساتذہ: امام ابن ذکوان رحمہ اللہ نے فن قراءت کی تحصیل ابوسلیمان ایوب بن تمیم اور ابوالحسن علی کسائی سے کی۔

تلامذہ: امام ابن ذکوان سے متعدد تلامذہ نے کسب فیض کیا۔ ان میں سے چند ممتاز اہل علم کے نام یہ ہیں۔ احمد بن انس، احمد بن معلّٰی، احمد بن محمد، اسحٰق بن داود، حسین بن اسحٰق، سہل بن عبداللہ، محمد بن موسیٰ صوری، ابوعبداللہ ہارون بن موسیٰ الاخفش رحمہم اللہ وغیرہ۔

وفات: امام ابن ذکوان رحمہ اللہ نے ۲۸ شوال ۲۴۲ھ میں دمشق میں بزمانہ متوکل عباسی وفات پائی۔

[اِمام عاصم کوفی رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوبکر' اور نام ''عاصم بن ابی النجود'' ہے۔ کوفہ میں سکونت پذیر ہونے کی وجہ سے کوفی کہا جاتا ہے۔

پیدائش: امام عاصم کوفی رحمہ اللہ کے ابتدائی حالات مفقود ہیں لہٰذا ان کی تاریخ ولادت پر مطلع نہیں ہوا جا سکا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

مقام ومرتبہ: امام عاصم کوفی رحمہ اللہ قراء سبعہ میں سے پانچویں امام ہیں۔قرآن مجید کی جن قراءت پر امت کا اجماع ہے ان میں امام عاصم کی قراءت بھی شامل ہے۔ یہ تابعی ہیں اوران کا شمار تابعین کے اس طبقہ میں کیا جاتا ہے جنہوں نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا دور پایا اوران سے کسب فیض کیا۔قراء سبعہ میں اپنی جلالت شان اور یکتائے روزگار ہونے کی وجہ سے ان کو امام حمزہ الزیات اورامام کسائی جیسے نادرۂ عصر اور بلند مرتبہ قراء پر اولیت دی جاتی ہے۔امام عاصم کوفی اپنے شیخ عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مسند کوفہ پر متمکن ہوئے اور پچاس برس تک لوگوں کو اپنے چشمہ فیض سے سیراب کرتے رہے۔امام عاصم رحمہ اللہ علم قراءت کے ساتھ قرآن و حدیث،فقہ ولغت اورنحو وصرف کے بھی امام تھے۔

عجلی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام عاصم صاحب سنت وقراءت،ثقہ اور رئیس القراء تھے۔ابواسحٰق السبیعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میں نے امام عاصم سے بڑھ کر کوئی قاری و عالم نہیں دیکھا۔امام عاصم رحمہ اللہ نہایت ہی مسحور کن آواز کے مالک تھے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام عاصم رحمہ اللہ خوش الحان تھے۔امام عاصم بڑے عابد،زاہد اور متقی وپرہیزگار تھے۔بکثرت نمازیں پڑھتے اور جمعہ کے دن عصر تک مسجد میں رہنا ان کا معمول تھا اور دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی قراءت امام عاصم کے شاگرد حفص کی ہے۔

اَساتذہ: امام عاصم رحمہ اللہ نے جن مشائخ واساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ابوعبدالرحمٰن سلمی،ابومریم زربن حبیش اسدی،ابوعمرو الشیبانی وغیرہ۔ایک روایت کے مطابق حضرت حارث بن حسان البکری اور رفعہ بن یثربی تمیمی سے بھی کسب فیض کیا ہے اوراسی بناء پر زمرہ تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں۔

تلامذہ: امام عاصم رحمہ اللہ حصولِ علم کے بعد درس وتدریس میں مصروف ہوگئے اور دور دراز سے لوگ سفر کرکے حصولِ علم کے لئے آپ کے پاس تشریف لائے۔آپ سے بے شمار تلامذہ نے کسب فیض کیا جن میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: اَبان بن ابوثعلب،ابان بن یزید،اسماعیل بن مجاہد،سفیان بن عینیہ،حمزہ بن حبیب اورسعید بن ابوعروبہ رحمہم اللہ۔

آپ کے دو مشہور ترین شاگرد اور راوی شعبہ اورحفص ہیں جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

وفات: امام عاصم نے ۱۲۷ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

[اِمام شعبہ رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوبکر' اورنام ''شعبہ بن عیاش بن سالم اسدی کوفی'' ہے۔

پیدائش: امام شعبہ ۹۵ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔

مقام ومرتبہ: امام شعبہ رحمہ اللہ امام عاصم کوفی کے تلمیذ رشید اوران کی قراءت کے پہلے راوی ہیں۔آپ کوفہ کے نامور عالم دین تھے،قراءت قرآن اورعلم حدیث کے ماہر اورعظیم المرتبت مقری تھے۔ان کی ثقاہت وعدالت کا بھی ائمہ فن نے اعتراف کیا ہے۔امام شعبہ نے طویل عمر پائی ہے اوراس حیات مستعار کا بیشتر حصہ درس وتدریس اورتعلیم وتعلّم میں گذارا ہے۔خود امام شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے پچاس برس تک لوگوں کو پڑھایا ہے۔امام شعبہ آخرعمر میں نہایت لاغر ہوگئے اورجسم میں رعشہ پیدا ہوگیا تھا اورٹیک لگا کر نماز پڑھتے تھے۔ وفات سے ۱۹ سال قبل غالباً اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

کمزوری اور ضعف کی وجہ سے سلسلہ تدریس بند کردیا تھا۔وفات کے وقت ان کی بہن نے رونا شروع کردیا تو امام شعبہ نے فرمایا۔روتی کیوں ہو؟ گھر کے اس گوشے کی طرف دیکھو! میں نے اس جگہ ۱۸ ہزار مرتبہ قرآن مجید مکمل کیا ہے۔ابوعیسیٰ نخعی رحمہ اللہ کا قول ہے:''میں نے امام شعبہ کو جب دیکھا تو ایسا محسوس ہوا گویا اس اُمت کے قرنِ اوّل کے کسی شخص کو دیکھ رہا ہوں۔'' [معرفۃ القراء:۱/۱۲۸]

اِمام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ''امام شعبہ ثقہ، صدوق، صالح، صاحب ِقرآن اور صاحب ِسنت تھے۔خود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی منکر کام نہیں کیا اور تیس (۳۰) سال سے روزانہ ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔''

ابن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''میں نے ابوبکر سے زیادہ متبع سنت نہیں دیکھا۔'' اَعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر سے بہتر نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔۷۰ سال تک عبادت میں مصروف رہے اور ۴۰ سال تک آپ کے لئے بستر نہیں بچھایا گیا۔اور اس عرصہ میں شب کے وقت زمین سے کمر نہیں لگائی۔[شرح سبعہ قراء ات:۱/۹۰]

اَساتذہ: امام شعبہ رحمہ اللہ نے امام عاصم کوفی سے علم قراء ت کی تحصیل و تکمیل کی۔علامہ ابن القاصح بغدادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام شعبہ رحمہ اللہ نے امام عاصم کوفی سے قرآن مجید کی پانچ پانچ آیات اس طرح پڑھیں جس طرح ایک بچہ اپنے استاد سے پڑھتا ہے۔امام ذہبی رحمہ اللہ نے امام عاصم کے علاوہ ان کے شیوخ میں عطاء بن ابوالسائب اور اسلم منقری کا بھی ذکر کیا ہے۔

تلامذہ: امام شعبہ رحمہ اللہ سے بے شمار لوگوں نے اپنی علمی تشنگی بجھائی۔علم قراء ت کی تحصیل کرنیوالے تلامذہ میں سے چند نمایاں تلامذہ کے نام یہ ہیں۔ابو یوسف بن یعقوب، سہل بن شعیب، حماد بن ابی زیاد، یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ وغیرہ۔

وفات: امام شعبہ رحمہ اللہ نے ۹۸ سال کی طویل عمر پائی اور ۱۹۳ھ میں مامون الرشید کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

[امام حفص رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوعمر' اور نام ''حفص بن سلیمان بن مغیرہ بن ابوداؤد اسدی کوفی بزاز'' ہے۔کپڑے کا کاروبار کرنے کی وجہ سے 'بزاز' کہا جاتا ہے۔امام ذہبی رحمہ اللہ اور امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حفص امام عاصم کی گود میں پلے تھے اور ان کی بیوی کے پہلے شوہر کے لڑکے تھے۔

پیدائش: امام حفص رحمہ اللہ ۹۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔

مقام و مرتبہ: امام حفص قراء سبعہ میں سے اِمام عاصم کے شاگرد رشید ہیں۔ان کا شمار اقلیم عالم قراء ت کے تاجداروں میں ہوتا ہے۔ان کی تگ ودو محنت و جانفشانی اور اخلاص وللہیت سے ان کی قراء ت نے وہ قبول عام حاصل کیا کہ آج پورے عالم اسلام میں قرآن مجید سب سے زیادہ انہی کی قراء ت اور لب و لہجے میں پڑھا اور پڑھایا جارہا ہے۔

محمد بن سعید الصوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:''اگر تم امام حفص کو دیکھ لیتے تو انکے علم وفہم کی وجہ سے تمہاری نگاہیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔'' علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''حفص امام عاصم کی قراء ت کے سب سے بڑے ماہر تھے۔امام حفص نے علم قراء ت کے ساتھ علم حدیث بھی سیکھا۔امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''قراء ت میں ثقہ، ضابط اور ثبت تھے، لیکن حدیث میں یہ حال نہ تھا۔'' [شرح سبعہ قراء ات:۱/۹۰]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اُساتذہ: امام حفص رحمہ اللہ نے امام عاصم کے علاوہ بھی متعدد مشائخ سے اکتساب فیض کیا جن میں سے، عاصم الاحوال، عبدالملک بن عمیر، لیث بن ابوسلیم، اسحاق السبیعی اور ثابت بنانی رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ: امام حفص رحمہ اللہ نے ایک طویل مدت تک قراءت قرآن کا درس دیا۔ ان سے اکتساب فیض کرنے والوں میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- ابومحمد عبید بن صباح رحمہ اللہ
- ابوشعیب صالح بن محمد رحمہ اللہ
- حفص بن غیاث رحمہ اللہ
- آدم بن ابی ایاس علی بن حجر رحمہ اللہ
- عباس بن فضل رحمہ اللہ
- سلیمان الفقیمی رحمہ اللہ

وفات: امام حفص رحمہ اللہ نے ۱۸۰ھ میں کوفہ میں بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔

[امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ رحمہ اللہ کی کنیت 'ابوعمارہ' اور نام ''حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسماعیل الکوفی الزیات'' ہے۔ تیل کا کاروبار کرنے کی وجہ سے 'الزیات' کہا جاتا ہے۔

پیدائش: امام حمزہ کوفی خلیفہ ہشام بن عبدالملک رحمہ اللہ کے دورِ خلافت میں ۸۰ھ میں حلوان میں پیدا ہوئے۔

مقام ومرتبہ: امام حمزہ رحمہ اللہ قراء سبعہ میں سے ایک ہیں۔ جمہور علماء نے قرآن پاک کی جن سات قراءتوں کو صحیح اور مستند قرار دیا ہے ان میں ان کی قراءت بھی شامل ہے۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات بھی کی تھی اسی وجہ سے ان کو تابعین کے زمرہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ امام حمزہ بڑے عالم و فاضل متقی و پرہیزگار اور عابد وزاہد تھے۔ قرآن و حدیث، قراءت و تجوید اور اَدب وفرائض وغیرہ علوم میں غیر معمولی دسترس اور مہارت حاصل تھی۔ کوفہ میں امام عاصم رحمہ اللہ اور امام عاصم رحمہ اللہ کے بعد مسند امامت وتدریس انہیں حاصل ہوئی۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام حمزہ رحمہ اللہ کے استاد اعمش رحمہ اللہ جو مشہور تابعی اور قاری قرآن ہیں، جب امام حمزہ رحمہ اللہ کو دیکھتے تو اُٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے: "أنت عالم القرآن" ''آپ قرآن کے عالم ہیں۔'' خود امام حمزہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے پندرہ سال کی عمر میں قراءت میں مہارت حاصل کرلی تھی۔ تلامذہ کے ہاتھوں پانی پینا تک گوارا نہ تھا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام حمزہ قراءت اور فرائض میں بلا نزاع ہم سب پر غالب تھے۔ امام سفیان ثوری فرماتے ہیں: آپ نے ایک حرف بھی بغیر سند نہیں پڑھا۔ ہر مہینہ ۲۷، ۲۸ ختم ترتیل کے ساتھ پڑھتے تھے۔ طریق ادا میں مبالغہ ناپسند تھا۔'' خود فرماتے ہیں: ''جس طرح راستی کے بعد کجی، سفیدی کے بعد برص ہے اسی طرح قراءۃ فصیحہ کے بعد قراءۃ نہیں لحن ہے۔'' آپ کوفہ سے زیتون حلوان لے جاتے اور وہاں سے پنیر و اخروٹ کوفہ لاتے تھے۔ اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔

[شرح سبعہ قراءت: ۹۲/۱]

اُساتذہ: امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ کو جن مشائخ واَساتذہ سے شرف تلمذ حاصل تھا ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- سلیمان بن مہران الاعمش رحمہ اللہ
- حمران بن اعین الشیبانی رحمہ اللہ
- محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ
- ابوعبداللہ جعفر صادق رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

تلامذہ: امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ ایک طویل عرصہ تک درس وتدریس کا کام کرتے رہے اور ان کا حلقہ درس کافی وسیع تھا ان سے بے شار لوگوں نے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ ان کے حلقہ درس سے وابستہ اَرباب کمال کے نام یہ ہیں: عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ، سفیان ثوری رحمہ اللہ، یحییٰ بن مبارک رحمہ اللہ، علی بن حمزہ کسائی رحمہ اللہ وغیرہ وغیرہ۔ آپ کے دو مشہور ترین تلامذہ اور راویوں کے نام۔ خلف اور خلاد ہیں۔ جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

تصانیف: امام حمزہ الزیات رحمہ اللہ نے درس وتدریس کے علاوہ تصنیف وتالیف میں بھی حصہ لیا انہوں نے دو کتابیں 'کتاب قراءۃ حمزہ' اور 'کتاب الفرائض' لکھیں۔

وفات: امام حمزہ نے ابوجعفر منصور عباس کے دور میں ۱۵۶ھ میں حلوان میں وفات پائی۔

[امام خلف رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابومحمد' اور نام ''خلف بن ہشام بن ثعلب بن خلف الاسدی البغدادی البزار'' ہے۔ بیجوں سے تیل نکال کر فروخت کرنے کا کاروبار کرنے کی وجہ سے 'البزار' کہا جاتا تھا۔

پیدائش: امام خلف رحمہ اللہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا اور تیرہ سال کی عمر میں حصولِ علم میں مشغول ہوگئے۔

مقام ومرتبہ: امام خلف امام حمزہ کوفی کے شاگرد اور راوی ہیں۔ امام خلف نے امام حمزہ کی قراءت روایت کی ہے مگر ۱۲۰ حروف میں ان سے اختلاف کیا ہے۔ ان کے اپنے اختیار کردہ حروف کے بارے میں امام ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے اختیار کردہ حروف کوفی قراء (حمزہ، کسائی، شعبہ) کی قراءت سے خارج نہیں ہیں سوائے ایک کلمہ کے ﴿وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ﴾ [الانبیاء:۹۵] یہ انہوں نے حفص کی مانند پڑھا ہے۔ امام خلف کو قراءت کے علاوہ حدیث اور نحو سے بھی خصوصی شغف تھا۔ ابن العماد حنبلی نے انہیں 'شیخ المحدثین' لکھا ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں ان سے اَحادیث نقل کی ہیں۔ نحو کے بارے میں خود امام خلف کا بیان ہے کہ انہوں نے نحو کے ایک مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ۸۰ ہزار درہم خرچ کرڈالے۔ امام خلف نہایت نیک، متقی، پرہیزگار اور شریف الطبع انسان تھے۔ [معرفۃ القراء:۱/۲۰۹]

اَساتذہ: امام خلف نے امام حمزہ کے علاوہ متعدد اساتذہ سے کسب فیض کیا ہے۔ جن میں سے سلیم بن عیسیٰ، عبدالرحمن بن ابی حماد، ابوالحسن علی کسائی، عبید بن عقیل رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ: امام خلف کثیر التلامذہ تھے۔ اپنے درس کی ابتداء قراءت قرآن سے فرماتے اور پھر احادیث کی طرف متوجہ ہوجاتے۔ ان کے چند تلامذہ کے نام یہ ہیں:

- ابوالحسن ادریس بن عبدالکریم الحداد رحمہ اللہ
- احمد بن ابراہیم الوراقہ رحمہ اللہ
- ابوبکر بن ابی الدنیا رحمہ اللہ
- احمد بن زبیر رحمہ اللہ
- ابوالقاسم بغوی رحمہ اللہ

وفات: امام خلف رحمہ اللہ نے ۲۲۹ھ میں بزمانہ جہمیہ روپوشی کے عالم میں وفات پائی۔ روپوشی کے اَسباب معلوم نہیں ہوسکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

[امام خلاد رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوعیسیٰ' اور نام ''خلاد بن خالد الشیبانی الکوفی'' ہے۔

پیدائش: امام خلاد ۱۱۹ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ بعض نے تاریخ ولادت ۱۳۰ھ بیان کی ہے۔

مقام ومرتبہ: امام خلاد کا شمار قراءات کے اماموں میں ہوتا ہے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کو امام القراء قاری کوفہ اور استاذ ومحقق لکھا ہے۔ امام خلاد اگرچہ مسند قراءات پر جلوہ افروز تھے تاہم انہیں حدیث سے بھی شغف وتعلق تھا۔ زبیر ابن معاویہ اور حسن بن صالح سے احادیث کی روایت کی ہے اور خود ان سے ابوزرعہ اور ابوحاتم نے روایت کی ہے۔ ترمذی اور ابن خزیمہ کی صحیح میں ان سے ایک ایک روایت منقول ہے۔

اَساتذہ: امام خلاد نے اپنے شیخ امام ابوعیسیٰ سلیم رحمہ اللہ سے فن قراءات کی تعلیم حاصل کی جو امام حمزہ زیات کوفی کی قراءات کے حامل تھے۔ امام خلاد نے ان کے علاوہ حسین بن علی جعفی رحمہ اللہ اور ابوجعفر محمد بن الحسن الروسی رحمہ اللہ سے بھی علم قراءات حاصل کیا۔

تلامذہ: امام خلاد نے ایک مدت تک لوگوں کو اس فن کی تعلیم دی اور بے شمار افراد نے ان سے علم قراءات کی تحصیل وتکمیل کی یعنی آپ کثیر التلامذہ ہیں۔ جن میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: احمد بن یزید الحلوانی، ابراہیم بن علی القطاء، محمد بن یحییٰ الحسینی، محمد بن شاذان جوہری رحمہ اللہ وغیرہ۔

وفات: امام خلاد رحمہ اللہ کی وفات ۲۲۰ھ میں بمقام کوفہ ہوئی۔

[امام کسائی رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوالحسن' اور نام ''علی بن حمزہ بن عبداللہ بن عثمان کسائی'' ہے۔ حج کے دوران کسا (کمبل) کا احرام باندھنے کی وجہ سے کسائی کہا جاتا ہے۔ اصلاً فارسی النسل تھے۔

پیدائش: امام کسائی کا سن پیدائش قطعیت کے ساتھ نہیں ملتا، تاہم علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ ان کی پیدائش ۱۲۰ھ کے لگ بھگ ہوئی ہے۔ امام کسائی، ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔

مقام ومرتبہ: امام کسائی قراء سبعہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے فن قراءات، نحو اور لغت وعربیت کی تعلیم حاصل کی۔ فن قراءات اور علم نحو میں اس قدر مہارت وصلاحیت پیدا کی کہ اس میں یکتائے روزگار ہوئے۔ آپ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔ فن قراءات کے ساتھ ساتھ علم نحو پر بھی خصوصی عبور تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جو شخص فن نحو میں مہارت کا آرزومند ہو وہ امام کسائی کا محتاج ہے۔ امام کسائی رحمہ اللہ کوفہ میں نحوی سکول کے بانی تھے۔ امام کسائی رحمہ اللہ ایک طویل عرصہ تک نجد وتہامہ میں جاکر اعراب میں رہے اور عربیت کا اتنا ذخیرہ جمع کرلیا کہ جس کے لکھنے میں سیاہی کے پندرہ شیشے صرف ہوئے۔ [شرح سبعہ قراءات:۹۳/۱]

امام کسائی رحمہ اللہ نے علم قراءات کی تعلیم امام حمزہ کوفی سے حاصل کی اور ان سے چار مرتبہ پڑھ کر ان کے اَجلہ تلامذہ میں شمار ہوئے۔ البتہ بعض مقامات پر ان سے اختلاف بھی کیا۔ پھر امام کسائی نے خود ایک طرز قراءات کو اختیار کیا اور اس کی تعلیم دی۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''قراءات وعربیت کی امامت امام کسائی پر ختم ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

تصانیف: امام کسائی رحمہ اللہ نے درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف میں بھی حصہ لیا اور علم قراءات و نحو سے متعلق متعدد کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کی جن کتابوں کے نام معلوم ہو سکے ان میں سے چند یہ ہیں:

- کتاب معانی القرآن
- کتاب القراءات
- کتاب العدد
- کتاب النوادر الکبیر
- مختصر فی النحو
- کتاب المصادر
- کتاب الحدود

اَساتذہ: امام کسائی رحمہ اللہ نے امام حمزہ الزیات سمیت متعدد شیوخ سے اِکتساب کیا۔ جن میں سے عیسی بن عمر ہمدانی رحمہ اللہ، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ انصاری رحمہ اللہ، ابوبکر بن عیاش اسدی رحمہ اللہ، اعمش رحمہ اللہ اور ابوحیوۃ شریح رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ: امام کسائی کا حلقہ درس بہت وسیع تھا ان سے استفادہ کرنے والوں کا اس قدر مجمع ہوتا کہ سب کو ایک ساتھ پڑھانا مشکل ہو جاتا۔ چنانچہ امام کسائی کرسی پر بیٹھ کر درس دیتے۔ ان کے تلامذہ میں نامور ائمہ قراءات وحدیث اور اَرباب حکومت بھی شامل ہیں۔ آپ نے خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے صاحبزادوں امین اور مامون کو بھی قراءات اور لغت وعربیت کی تعلیم دی۔ آپ کے تلامذہ میں سے چند تلامذہ کے نام یہ ہیں۔ ابوالحارث لیث بن خالد، ابوعمرو حفص دوری، (یہ دونوں ان کی قراءات کے راوی بھی ہیں) نصیر بن یوسف رازی، ابراہیم بن زاذان، قتیبہ بن مہران اصفہانی، یعقوب حضرمی اور عبداللہ ابن ذکوان وغیرہ۔

وفات: امام کسائی نے ۱۸۹ھ میں 'رَی' کے قریب قریہ رنبویہ میں خلیفہ ہارون الرشید کے ساتھ خراسان جاتے ہوئے ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ اسی دن ان کے خالہ زاد بھائی اور مشہور فقیہ محمد بن حسن الشیبانی نے بھی یہیں وفات پائی، اسی پر خلیفہ ہارون الرشید نے کہا تھا کہ ہم نے فقہ اور نحو دونوں کو ایک ہی دن شہر 'رَی' میں دفن کر دیا ہے۔

[اِمام ابوالحارث رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کا نام 'لیث بن خالد المروزی البغدادی'' ہے اور اپنی کنیت 'ابوالحارث' سے معروف ہیں۔

پیدائش: امام ابوالحارث بغدادی کی تاریخ ولادت کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ ان کا وطن بغداد ہے اور یہ بغدادی ہی کی نسبت سے مشہور ہیں۔

اَساتذہ وتلامذہ: امام ابوالحارث بغدادی نے علم قراءات کی تعلیم امام کسائی سے حاصل کی۔ علامہ دانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ابوالحارث، کسائی کے اَجل تلامذہ میں سے تھے۔ ابوالحارث نے حمزہ بن قاسم الاحول رحمہ اللہ اور یحییٰ بن مبارک یزیدی رحمہ اللہ سے بھی کچھ حروف کی روایت کی ہے۔

اور خود ابوالحارث کے حلقہ فیض سے متعدد لوگوں نے اِکتساب فیض کیا۔ چند ارباب کمال کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ، سلمہ بن عاصم رحمہ اللہ، فضل بن شاذان رحمہ اللہ، یعقوب بن احمد الترکمانی رحمہ اللہ وغیرہ۔

وفات: امام ابوالحارث نے ۲۴۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

[امام دوری رحمہ اللہ]

ان کا تعارف پہلے گذر چکا ہے۔ یہ وہی امام دوری ہیں جنہوں نے امام ابوعمرو بصری کی قراءت روایت کی ہے۔ امام دوری رحمہ اللہ وہ واحد قاری ہیں جو امام ابوعمرو بصری اور امام علی الکسائی دونوں اماموں کے قراءت کے راوی ہیں۔[ان کے حالات زندگی پہلے گزر چکے ہیں]

[امام ابوجعفر رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوجعفر' اور نام ''یزید بن قعقاع مخزومی'' ہے۔آپ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔

پیدائش: آپ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہوسکی۔

مقام ومرتبہ: امام ابوجعفر شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ اور امام نافع سے پہلے صحابہ کے زمانہ میں مدینہ میں قراءت کے امام تھے۔آپ کو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔آپ کو بچپن میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لایا گیا انہوں نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی۔ امام ابوجعفر اپنے زمانہ میں عبدالرحمٰن بن ہرمز سے مقدم سمجھے جاتے تھے۔ابن جماز رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ موصوف کافی عرصہ تک صوم داؤدی رکھتے رہے۔ اسحاق مسیبی رحمہ اللہ امام نافع سے نقل کرتے ہیں کہ وفات کے بعد جب آپ کو غسل دیا گیا تو لوگوں نے آپ کے سینے اور دل کے درمیان قرآن مجید کے ورق کی مانند ایک روشن چیز دیکھی جس سے حاضرین نے جان لیا کہ یہ قرآن کا نور ہے۔

سلیمان بن عمری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''میں نے ان کی وفات کے بعد خواب میں ان کو کعبہ پر دیکھا۔ میں نے انہیں آواز دی اے ابوجعفر! تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے بھائیوں اور شاگردوں کو سلام کہنا اور یہ خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان شہیدوں میں بنایا ہے جو زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں اور انہیں حکم دینا کہ حسبِ استطاعت نماز تہجد ضرور پڑھا کریں۔''

اَساتذہ: امام ابوجعفر رحمہ اللہ نے تین مشہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قرآن مجید پڑھا:

① سیدنا عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ جو آپ کے مولیٰ ہیں۔

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پڑھا ہے، لیکن علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کا انکار کیا ہے۔

تلامذہ: آپ کے آٹھ شاگرد مشہور ومعروف ہیں جنہوں نے آپ سے قراءت نقل کی ہے:

① نافع بن ابی نعیم رحمہ اللہ ② ابن وردان رحمہ اللہ ③ ابن جماز رحمہ اللہ

④ ابوعمرو رحمہ اللہ ⑤ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ ⑥ اسماعیل بن ابوجعفر

⑦ یعقوب بن ابوجعفر (یہ دونوں آپ کے صاحبزادے ہیں) ⑧ آپ کی صاحبزادی میمونہ رحمہا اللہ

لیکن ان سب میں سے مشہور ترین راوی ابن وردان اور ابن جماز ہیں جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

وفات: صحیح ترین قول کے مطابق آپ رحمہ اللہ نے ۱۳۰ھ میں مدینہ ہی میں وفات پائی۔

[امام ابن وردان رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوالحارث' اور نام ''عیسیٰ بن وردان المدنی'' ہے۔ آپ اپنے زمانہ میں قراءت کے امام، سردار اور ماہر مقری تھے۔ محقق راوی نیز ضابط ہیں۔ ابن زید بن اسلم کہتے ہیں کہ میرے والد (زید بن اسلم) ابن وردان سے کہا کرتے تھے کہ اپنے بھائیوں (یعنی اس دور کے سب اساتذہ وشیوخ) سے پڑھو جیسا کہ ابوجعفر اور شیبہ ابن نصاح ہر شیخ سے دس دس آیات پڑھتے تھے۔

اَساتذہ وتلامذہ: آپ نے تین حضرات سے علم قراءت حاصل کیا: ابوجعفر رحمہ اللہ، شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ اور امام نافع رحمہ اللہ۔ آپ امام نافع رحمہ اللہ کے پرانے شاگردوں میں سے ہیں۔ علامہ دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''ابن وردان امام نافع کے جلیل القدر اور پرانے تلامذہ میں سے ہیں۔''

آپ کے بے شمار تلامذہ میں سے تین مشہور ہیں:

① اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ ② قالون رحمہ اللہ ③ محمد بن عمر واقدی رحمہ اللہ

وفات: امام ابن وردان رحمہ اللہ نے ۱۶۰ھ کے لگ بھگ وفات پائی۔

[اِمام ابن جماز رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوالربیع' اور نام ''سلیمان بن محمد بن مسلم بن جماز زھری مدنی'' ہے۔ آپ شیخ القراء، جلیل القدر مقری ضابط و ماہر، صاحب الرائے اور عالی مرتبہ تھے۔ ان کی تاریخ ولادت معلوم نہیں ہوسکی۔

اَساتذہ وتلامذہ: امام ابن جماز رحمہ اللہ نے ان تین حضرات سے قراءات پڑھیں:

① ابوجعفر رحمہ اللہ ② شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ ③ امام نافع رحمہ اللہ

آپ ابوجعفر اور نافع کی قراءات کے موافق پڑھایا کرتے تھے اور ان دونوں میں مرجع خلائق تھے۔

آپ کے بے شمار تلامذہ میں سے دو حضرات زیادہ مشہور ومعروف ہیں۔ جنہوں نے آپ سے عرضاً قراءات پڑھیں: ① اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ ② قتیبہ بن مہران رحمہ اللہ

وفات: امام ابن جماز رحمہ اللہ نے ۱۷۰ھ کے لگ بھگ وفات پائی۔

[اِمام یعقوب رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ رحمہ اللہ کی کنیت ''ابومحمد'' اور نام ''یعقوب بن اسحاق بن زید بن عبداللہ بن ابی اسحاق حضرمی بصری'' ہے۔

پیدائش: امام یعقوب ۱۱۷ھ میں پیدا ہوئے۔

مقام ومرتبہ: امام یعقوب بصرہ میں قراءت کے امام تھے۔ آپ کئی برس تک جامع مسجد بصرہ کے امام رہے۔ امام ابوحاتم سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ قرآن اور اس کی قراءت کے حروف واختلافات ان کی توجیہات وعلل ومذاہب نیز نحو کے مذاہب ومسائل میں فائق الاقرآن اور احادیث روایت کرنے میں لوگوں سے برتر تھے۔ ابوالحسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

بن منادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام یعقوب اپنے زمانہ کے سب سے بڑے قاری تھے اور اپنی کلام میں بہت کم غلطی کرتے تھے۔ امام یعقوب قراءت اور علم نحو میں مہارت کے ساتھ متقی، خدا ترس، زاہد اور عابد بھی تھے۔ ایک دفعہ نماز میں ان کی چادر چوری کر لی گئی مگر نماز میں مشغولیت کی وجہ سے انہیں اس کا شعور بھی نہ ہوا۔

اَساتذہ: آپ نے سات حضرات سے عرضاً قراءات حاصل کی ہیں:

① ابوالمنذر سلام طویل رحمہ اللہ
② ابو یحییٰ مہدی بن میمون رحمہ اللہ
③ ابوالاشہب جعفر حیان عطاردی رحمہ اللہ
④ شہاب بن شرنفہ مجاشعی رحمہ اللہ
⑤ مسلمہ بن محارب رحمہ اللہ
⑥ عصمہ بن عروہ فقیمی رحمہ اللہ
⑦ یونس بن عبید اور ابن منادی کے قول پر امام ابو عمرو بصری سے بھی بلاواسطہ پڑھا ہے۔

تلامذہ: آپ کے بے شمار تلامذہ ہیں۔ جن میں سے چند نمایاں تلامذہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: زید بن احمد، کعب ابن ابراہیم، عمر سراج، حمید بن وزیر، فہال بن شاذان، ابو بشر قطان، مسلم بن سفیان، محمد بن وہب فزاری، روح بن قرہ رحمہم اللہ وغیرہ۔ آپکے تلامذہ میں سے مشہور ترین تلامذہ رویس رحمہ اللہ اور روح رحمہ اللہ ہیں جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

وفات: امام یعقوب نے ۲۰۵ھ میں ۸۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔

[اِمام رویس رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوعبداللہ' اور نام ''محمد بن متوکل اللؤلؤی البصري'' ہے۔ رویس آپ کا لقب ہے اور اسی سے آپ معروف ہیں۔

پیدائش: آپ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہوسکی۔

مقام ومرتبہ: امام رویس رحمہ اللہ قراءت کے امام ومقری نیز ماہر، عمدہ اور درست تلاوت کرنے والے اور ضابط ومشہور تھے۔ علامہ دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ امام یعقوب کے حاذق ترین شاگردوں میں سے ہیں۔ ابوعبداللہ قصاع فرماتے ہیں کہ رویس مشہور ومعروف اور جلیل القدر قاری تھے۔ زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ابو حاتم سے پوچھا کہ کیا رویس نے امام یعقوب سے پڑھا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! رویس نے ہمارے ساتھ پڑھا ہے اور امام یعقوب کے پاس کئی بار قرآن مجید ختم کیا ہے۔

اَساتذہ وتلامذہ: امام رویس رحمہ اللہ نے امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ سے عرضاً قراءات حاصل کی ہیں اور ان کے ماہر ترین اور فائق ترین شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ کے بے شمار تلامذہ میں سے دو حضرات مشہور ومعروف ہیں:

① ابوبکر محمد بن ہارون تمار رحمہ اللہ
② امام ابوعبداللہ زبیر بن احمد زبیری شافعی رحمہ اللہ

وفات: امام رویس رحمہ اللہ نے ۲۳۸ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔

[امام روح رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوالحسن' اور نام ''روح بن عبدالمؤمن ہذلی بصری نحوی'' ہے۔ علامہ دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام روح رحمہ اللہ جلیل القدر مقری، ثقہ، ضابط اور مشہور ومعروف ہستی ہیں۔ آپ امام یعقوب کے بزرگ ترین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اور معتمد ترین تلامذہ میں سے ہیں۔

اَساتذہ وتلامذہ: انہوں نے امام یعقوب حضرمی سے عرضاً قراءات پڑھی ہے۔ نیز آپ نے ان چھ حضرات سے محض حروف واختلافات روایت کیے ہیں:

① احمد بن موسیٰ رحمہ اللہ ② معاذ بن معاذ رحمہ اللہ
③ حماد بن شعیب رحمہ اللہ ④ محمد بن صالح مری رحمہ اللہ
⑤ ان کے صاحبزادے عبداللہ بن معاذ رحمہ اللہ
⑥ محبوب (یہ چاروں امام ابوعمر بصری رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں)

آپ کے بے شمار تلامذہ میں سے دس حضرات مشہور ومعروف ہیں جنہوں نے آپ سے عرضاً قراءات حاصل کی ہیں:

① قاضی طیب بن حسن بن حمدان رحمہ اللہ ② ابوبکر محمد بن وھب ثقفی رحمہ اللہ
③ محمد بن حسن بن زیاد رحمہ اللہ ④ احمد بن یزید حلوانی رحمہ اللہ
⑤ احمد بن یحییٰ الوکیل رحمہ اللہ ⑥ زبیر بن احمد زبیری رحمہ اللہ
⑦ علی بن احمد بن عبداللہ الجلاب رحمہ اللہ ⑧ عبداللہ بن محمد زعفرانی رحمہ اللہ
⑨ مسلم بن سلمہ رحمہ اللہ ⑩ حسن بن مسلم رحمہ اللہ

وفات: اِمام بخاری نے اپنی صحیح میں آپ سے روایت کی ہے کہ موصوف نے ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔

[اِمام خلف العاشر رحمہ اللہ]

امام خلف بزار، یہ وہی خلف ہیں جن کا نام امام حمزہ رحمہ اللہ کے راویوں میں آ چکا ہے۔ ان کے پورے حالات وہیں بیان ہو چکے ہیں۔ پس یہ امام حمزہ کے راوی بھی ہیں اور قراءت کے دسویں امام بھی۔ ان کی اختیار کردہ قراءت کے دو مشہور راوی۔ اسحاق اور ادریس ہیں جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

[اِمام اسحٰق رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابویعقوب' اور نام ''اسحاق بن ابراہیم بن عثمان بن عبداللہ مروزی ثم بغدادی'' ہے۔ امام اسحٰق، امام خلف العاشر کی اختیار کردہ قراءت کے راوی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ قراءت میں ثقہ، ضابط اور ماہر نیز عمدہ اور درست تلاوت کرنے والے تھے۔ آپ صرف قراءت خلف ہی پڑھا کرتے تھے۔

اَساتذہ وتلامذہ: امام اسحٰق رحمہ اللہ نے دو حضرات سے قرآن مجید پڑھا ہے:

① امام خلف رحمہ اللہ سے انکی قراءت پڑھی نیز ان کی وفات کے بعد ان کے جانشین بنے۔ ② ولید بن مسلم رحمہ اللہ

آپ کے بے شمار تلامذہ میں سے پانچ حضرات مشہور ہیں:

① محمد بن عبداللہ بن ابی عمر نقاش رحمہ اللہ ② حسن بن عثمان برصاصی رحمہ اللہ
③ علی بن موسیٰ ثقفی رحمہ اللہ ④ آپ کے صاحبزادے محمد بن اسحٰق رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

⑤ ابن شنبوذ رحمہ اللہ

وفات: امام اسحق رحمہ اللہ نے ۲۸۶ھ میں وفات پائی۔

[اِمام ادریس رحمہ اللہ]

نام ونسب: آپ کی کنیت 'ابوالحسن' اور نام 'ادریس بن عبدالکریم حداد بغدادی' ہے۔آپ قراءت میں ماہر، امام، ثقہ، ضابط اور محقق تھے۔ دارقطنی سے آپ کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ بلکہ اس سے بھی ایک درجہ اوپر یعنی بہت قابل اعتماد تھے۔

أساتذہ وتلامذہ: آپ نے ان دو حضرات سے قرآن مجید اور قراءات پڑھیں:

① امام خلف رحمہ اللہ سے ان کی روایت اور اختیار کردہ قراءت دونوں پڑھیں۔

② محمد بن حبیب شمونی رحمہ اللہ آپ کے بے شمار تلامذہ میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

ابن مجاہد انہوں نے آپ سے محض سماعاً قراءات نقل کی ہیں۔

- محمد بن احمد بن شنبوذ رحمہ اللہ
- ابن مقسم رحمہ اللہ
- موسیٰ بن عبیداللہ خاقانی رحمہ اللہ
- محمد بن اسحاق بخاری رحمہ اللہ
- ابوبکر نقاش رحمہ اللہ
- عبداللہ بن احمد بن عبداللہ السلمی رحمہ اللہ
- حسن بن سعید مطوعی رحمہ اللہ
- احمد بن جعفر بن حمدان ابوبکر قطیعی رحمہ اللہ

وفات: امام ادریس رحمہ اللہ نے ۱۰/ ذوالحجہ عید کے دن ۲۹۲ یا ۲۹۳ھ میں بعمر ۹۳ یا ۹۴ سال وفات پائی۔

***

اظہار افسوس

جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور شعبہ تحفیظ القرآن الکریم کے ہر دلعزیز استاد قاری محمد اشرف رحمہ اللہ ۱۴/ مئی ۲۰۰۹ء بروز جمعرات اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔محترم موصوف نیک سیرت، نرم خو اور ملنسار انسان تھے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

ادارہ اپنے محترم استاد کی تعلیمی خدمات کا معترف ہے اور ورثاء کے رنج وغم میں برابر کا شریک ہے۔[اِدارہ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com